۸۹۱۶ ۸۳۱

~~26~~

۹

b ب ۳۴

(ہر قسم کی کتابیں ہمارے یہاں سے بکفایت دستیاب ہوتی ہیں مینیجر قدیر اینڈ کو محلہ گڑھیا دہلی)
نہایت عمدہ اور نئی نئی غزلیں
(جملہ حقوق محفوظ ہیں)
پیارا طوطا
جولائی سنہ ۱۹۲۸ء
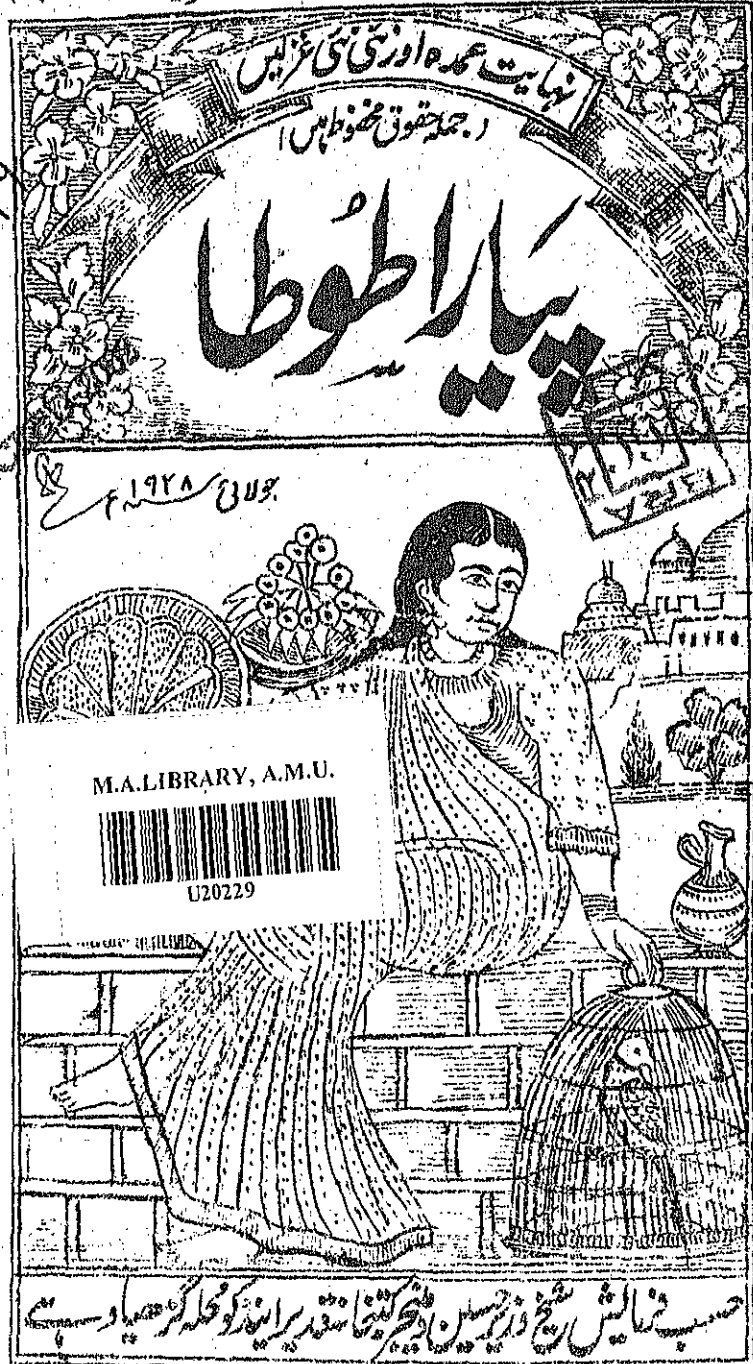
تو تو پردے مین ہے شیدا ہی زمانہ تیرا ۔ دور ہے چشم تصور سے ٹھکانا میرا

میرے دروازہ سے خالی نہین جاتا کوئی ۔ لٹتا ہے جولیان بہر بہر کے خزانہ تیرا

پاؤن بیکار ہوے طاقت رفتار گئی ۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے لے یار ٹھکانہ تیرا

تو اگر چاہے تو ہو طاقت رفتار نصیب ۔ خالی جا سکتا نہین ہاتھ اٹھانا تیرا

رحم آئیگا انہین سنکے مرا حال فروغ ۔ درد دل سحر ہے افسون ہے فسانہ تیرا

نعت شریف

جب سامنے آنکھوں کے دربار ہی آیا ۔ تب صبر ہوا دل کو تب چین مین جی آیا

کہدو یہ امیروں نے دربار مین ہوں حاضر ۔ صورت مین فقیروں کے شاہ عربی آیا

توحید کے ہر جانب عالم مین کھلے مکتب ۔ قرآں کا سبق دینے امی لقبی آیا

دربار شہ دین مین ایمان کی سند لینے ۔ کوئی عجمی آیا کوئی عربی آیا

ہر گھر مین بجاؤ نکا یوں کس کی نبوت کا ۔ اس شان سے دنیا مین کوئی بھی نبی آیا

اخلاق حضرت کے ایمان کا سبق بخشا ۔ کرنے کوئی کا فر ہی گر بے ادبی آیا

بچہ بچا جو مدینے مین آئے میرے [illegible] ۔ تعظیم کرو اسکی شیدائے نبی آیا

غزل قوالی

مین خوب سمجھتا ہوں کہ تم کون ہو کیا ہو ۔ گر کفر نہ ہوتا تو مین کہتا کہ خدا ہو

یہی ہے وہ نماز اپنی جو اس در پہ ادا ہو ۔ وہ قبلہ اسلام ہو دل قبلہ نما ہو

سنتے ہین میرے حال کو وہ سنکے الٹا ۔ ہو کیوں نہ اثر آہ مین جب درد بھرا ہو

ملنے ہی پہ موقوف ہے گر مشکل دکھانا ۔ مین خاک ہوا جاتا ہوں تو جلوہ نما ہو

آتی ہے تو ہی اب ادل فرسودہ کی تمنا ۔ یہ ہاتھ ہوا در دامن محبوب [illegible] ہو

غزل رنج ابراہیم دلپذیر

اپنی بنیاد کسی میں لے رچا لے طوطے ۔ کیوں اکیلا ہے تو گھبرا یا [illegible] طوطے

رنگ محفل کا تو یوں اپنی جما لے طوطے ۔ سب پرندوں کو تو شادی مین بلالے طوطے

باغ عالم مین نہین کوئی بھی ثانی تیرا
اپنی تصویر مصور سے کھنچا لے واسطے

سونے کا پنجرہ مو روپے کی زنجیر تری
تجھ کو پالے بھی تو اس طرح سے پالے

نقلین نقال کیا کرتے ہین کیا ہوتا ہے
کوئی تیرا سا شبیہ تو بنالے واسطے

بوبیان بول کے سب کو لگو بھا لیتا ہے
کیون نہ ہر ایک تجھے کندھے پہ بٹھالے واسطے

دل کو موہ لیتی ہے یہ چاند سی صورت تیری
تیری گردن مین پڑے رہتے ہین ہالے واسطے

رہتے پوشیدہ جو ہین کان جواہر کی طرح
کان دونون ہین ترے سب سے نرالے واسطے

ڈواد رسے کی یہ دعا ہے کہ پہلے پھولے تو
تجھ کو ملجائین قیامت کے قبالے واسطے

غزل

اس نور مجسم نے لبھایا میرا دل ہے
یارب ترے محبوب پہ آیا میرا دل ہے

شیدا رخ محبوب خدا کا میرا دل ہے
قرآن کی قسم مومنون کعبہ مرا دل ہے

تو حور کا شیدا ہے مین ہون عاشق احمد
زاہد تیرے دل سے تو اچھا میرا دل ہے

بیجا ہے اگر حشر ثقلین محمد
دعوی مین کرون عرش معلی میرا دل ہے

وحشی جو خریدار حسن ہون انہین دیکھو
مین بیچ چکا ہون یہ پرایا میرا دل ہے

غزل

دل آنکھ ملاتے ہی پار کرے نت عشوہ گری حیا و نظر سے
پھر زہر کہا ہم لاکھ مرے اور سنگ دل سبھی داد گر سے

محشر مین کوئی پوچھے گا گر کچھ ساتھ بھی لائے ہو تر دامن
کہ دینگے ہی با دیدہ تر این سوزش دل درد جگر سے

مین بتاؤن کہان ہے وہ رشک بتان نہین یاد رہا ہے نام و نشان
ہے بس اتنا خیال مینر کہ ہاں سیمین بدن زرین کمر سے

ٹھمری

مین منزل سے چلتے چلتے طیبہ نگر کو جاتا ہے
برباد ہوائی حیا سے کہاں پر احمد ابھی آنا

بھور کٹی

دریا گہرا ہے ناؤ پرانی ڈوب رہی ہے ترا نا ہے
ہم پیارے اپنی دیا سے اس کو پار لگانا ہے

بہمہ بہی

روٹھا تو را مانت ناہین کس بدہ اس کو سمجھا نا ہے
خواب مین آکے درس دکھا کر شایق کو سمجھانا ہے

بھور کھمی

مستزاد

ہو گئے حسن کے شیدا یہ سب افسانہ ترا
جان من جانا ترا

کیا خزان آگئی بلبل ترے گلشن پر
نہ شجر ہے نہ ثمر

یہ مٹانا کسی گل چین کا کاشانہ ترا
جان من جانا ترا

یار پہلو مین ہے اک جام پلا دے ساقی
رکھہ نہ مے تو باقی

تا حشر جاری رہے یا خدا میخانہ ترا
جان من جانا ترا

خود بخود رخ پہ فدا شمع یہ پروانہ ترا
شمع نے روکے کہا

حشر تک یاد رہیگا یہ لپٹ جانا ترا
جان من جانا ترا

جلوہ لیلے تجھے ہر جگہ آتا ہے نظر
دیکھتا تو جو اگر

قیس بے فائدہ جنگل مین ہے بس جانا ترا
جان من جانا ترا

اے شہ حسن لقا کیسے ملوں تجھ سے بھلا
مین گدا اور تو شاہ

اور تو کچھہ نہین حاضر ہے دل ہے نذرانہ ترا
جان من جانا ترا

غزل

پردہ داری کے عوض بدنام و رسوا کر دیا
خوب بیمار محبت کا مداوا کر
ان کو سکتہ ہو گیا کیسا اشارہ کر دیا
سیکڑوں کو راہ پر لائے تیرے کھوئے ہوئے
ایک ساغر مین کیا ساقی نے زاہد کو تمام
پوچھتے ہو لو کہے دیتا ہون کس کی جان لی
ان کے جاتے ہی بیابان کیطرف جانے کو ہے
مرحبا اے جلوۂ دیدار کیا کہنا ترا
ایک تیری چشم کرم نے ساقی بندہ نواز
یہ کیا فرقت مین ان کی یاد نے آکر لوگ

اے خیال یار کیا کرنا تھا اور کیا کر دیا
مار ڈالا پھر بھی کہتے ہو کہ اچھا کر دیا
اے نگاہ یاس آخر تو نے یہ کیا کر دیا
کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا
سر دا ایک پہیتے ہی مین بازار لغو ہی کر دیا
پھر نہ یہ کہنا کہ تو نے راز افشا کر دیا
صدقے اس وحشت کے جس نے گھر کو صحرا کر دیا
دیکھنے والوں کی آنکھوں کو تماشا کر دیا
ذرہ کو خورشید اور قطرہ کو دریا کر دیا
بیٹھے بٹھلائے جگر مین درد پیدا کر دیا

آنکھوں ہی آنکھوں میں بیدم کہہ گئے ہم حال دل — پردے ہی پردے میں اظہار تمنا کر دیا

مستزاد

آنکھ برچھی کی انی تھی یہ سنبھالی نہ گئی — دل کا خون ہو کے رہا
جب پڑی سینے پہ میرے کبھی خالی نہ گئی — جان کو ساتھ لیا
کشتۂ ناز سے کہتی ہے یہ مقتل میں قضا — کیوں جی کچھ بس نہ چلا
تم بچاتے تو رہے جان بچائی نہ گئی! — نہ رکا تیر ادا
بتکدے میں حرم میں دیر میں و کلیسا میں گئی! — ہم جہاں جا کے رہے
دل سے اتری ہی میری تصویر خیالی نہ گئی! — تجھ کو ہی سجدہ کیا
زلف کے پیچ میں یہ کالی بلا آئی ہے! — یا گھٹا چھائی ہے
یہ وہ ناگن ہے کہ جو آپ سے پالی نہ گئی — میرا دل آ کے ڈسا
دل سے ہی کھو کے وہ کہتے ہیں شکایت کیسی! — اب حکایت کیسی
تم سے رکھی نہ گئی تم سے سنبھالی نہ گئی — ہم سے بیجا ہے گلہ
جب کہا ان سے کہ پھر تم مرے دشمن سے ملے — کہہ کے قائم نہ رہے
بولے بیدم یہ تری خام خیالی نہ گئی! — اور تیرا شک نہ گیا

بھجن

تورے دوارے پڑے جگت بہت سے گئے موری آس نہ توڑو غریب نواز
یا خواجہ معین میرن کے میر پیرن کے پیر ولین کے تاج — تورے دوارے کھڑی
تم نبی و علی جی کے پیارے عثمان کے آنکھوں کے تارے
جگت تارن ہو جگ پالن ہو جگ داتا ہو تمہیں جگ کو راج — تورے دوارے پر
مورے اوگن پہ نگاہ کرو تم اپنے کئے کو نباہ کرو
میں تمہاری ہوں اب تو بھلی بری مہاراج تمہیں میری ہے لاج — تورے دوارے پر
تورے درس بھکارن آئی ہوں مورے بھیک دیو مورے ان داتا
بنتی بیر کر بیدم کی بنتی دیکھہ ملیوں جبا سے کاج — تورے دوارے پر

غزل

اس سے کچھ میرا بھی ذکر اے دل ناشاد رہے — وقت پر بھول نہ جانا یہ ذرا یاد رہے

ہمسے کتنے ہی تری راہ مین برباد رہے — تو سلامت رہے کوچہ ترا آباد رہے

دل مرا لیکے جو تم بھول گئے بھول گئے — بوسہ دینا کبھی نہ اللہ کرے یاد رہے

گھر مرا بھول بھلیان ہو الٰہی شب وصل — راہ گھر جانے کی آکر نہ انہین یاد رہے

کسی ہمدرد کو مین درد سناؤن اپنا — نالہ خاموش رہے چپ ابھی فریاد رہے

چنز بھولے نہین وہ میری وفا و نکیچلان — یہ غنیمت ہے کہ جو رلپنے انہین یاد رہے

ٹھمری — طرز چھوٹی بڑی میاں رہے — ٹھمری

ننی ننی بندیاں رہے سا دل کا مرا چھولنا — ننی ننی

اک جھولا ڈالا مین نے دیپ رکے دوار پر لمبی لمبی پینگین رے جھو مر کا مرا کھولنا — ننی ننی

اک جھولا ڈالا مین نے گنگا کے گھاٹ پر کالی کالی بدری رے جھولی پہ مرا جھومنا — ننی ننی

اک جھولا ڈالا مین نے اسبوا کی ڈال مین اونچی نیل رے۔ ڈالی کا مرا جھومنا — ننی ننی

اک جھولا ڈالا مین نے سیان کی گود مین گوری گوری بیان رے سیار ہے مرا روٹھنا — ننی ننی

اک جھولا ڈالا مین نے ساغر کی یاد مین چھوٹی چھوٹی کھیان لی پی پی کر مرا جھومنا — ننی ننی

غزل

کیون مین انکار کرون مال ہی ایسا کیا ہے — لیجئے لیجئے دل۔ آپ سے پردہ کیا ہے

ہم نے یہ کہکے کیا وصل پہ انکو راضی — جو نہ دیکھ درد مین کام کے دہ اپنا کیا ہے

غصہ آتے ہی ہوا لال بھبو کا چہرہ — ہنگامہ حسن بگڑ کر یہ تماشا کیا ہے

آپ وعدہ تو کرین آگے ہماری قسمت — نہ وفا ہو نہ سہی آپ کا جاتا کیا ہے

بگڑی قسمت جو بنادو تو تمہین ہم جانین — بگڑے گیسو کا مری جان بنانا کیا ہے

غزل

ستم ہے مبتلائے عشق ہو جانا جوان ہو کر — ہمارے باغ ہستی مین بہار آئی خزان ہو کر

الٰہی خیر ہو جو بیچکے ہین مجھسے دل میرا — وہی پھر آئے ہین آج مجھ پر مہربان ہو کر

جوانی کی دعائین مانگی تھین پائی تہین لڑکپن مین — لڑکپن کے مزے اب یاد آتے ہین جوان ہو کر

حسین بکمہ ستم سے کرتے دل عشاق قابو مین — بگڑ کر مسکرا کر گرم ہو کر مہربان ہو کر

زبان درکار ہے معشوق کی تعریف کرنیکو — انہین جادو نگی کہئے مگر جادو بیان ہو کر

تقاضا حسن کا بھی کیا شئے ہے کہ یوسف

جلیل استاد کا مصرع نہ بھولا ہے نہ بھولیگا ۔ انا الحق بول اٹھا منصور آخر بدگماں ہو کر

مستزاد

کوئی قاتل کی ادا سے خالی نہ گئی ۔ جس نے گھایل نہ کیا
ہائے کیا ضرب تھی جو دل سے سنبھالی نہ گئی ۔ دم ہی آخر کو لیا
مرتے مرتے بھی تجھے میں نے لگا ہو تمیں رکھا ! ۔ میں جو عاشق ہوں ترا
قبر میں بھی تری تصویر خیالی نہ گئی ! ۔ جس کا شاہد ہے خدا
ماتم غیر میں سب آپ نے زیور پھینکا ! ۔ پھر بھی باقی ہے ادا
سارا زیور گیا کان کی بالی نہ گئی ! ۔ جس میں سبزہ تھا پڑا
یہ غلط ہے کہ مسیحائی کا دعوی ہے نہیں ۔ کیسے باور ہوں نہیں
جب ایک پھانس بھی عاشق کی نکالی نہ گئی ۔ جاؤ بس دیکھ لیا

غزل

ہم سے آباد ہے دل جاں تو رہے نہ رہے ۔ تم رہو آ کے یہ مہمان رہے نہ رہے
خواب غفلت ہی سے بہتر کہ ہم آغوش یار ۔ آنکھ کھلنے پہ یہ ساماں رہے نہ رہے
اپنے دل سے تو تو ارماں نکال لے قاتل ۔ تیری بلا سے میرا دم رہے نہ رہے
ڈھونڈھتا تھا دل گم گشتہ کو بس ڈھونڈھ چکا ۔ اب کوئی زلف پریشاں رہے نہ رہے
میری حیرانی کو کوئی بھی نہ پہنچیگا تمہارے آگے ۔ آئینہ بزم میں حیراں رہے نہ رہے
کنگھی زلفوں میں کرو کیا دل عشاق سے کام ۔ ایسے دو چار پریشاں رہے نہ رہے

در شان صابر کلیری

بستا ہے جو کلیر نگر مورا سیاں ۔ کیوں وا کی خوبی کو کیا تیسے گوسیاں
انوکھی ادا چھب نیاری ہے وا کی ! ۔ جھلک ہے نگی صورت میں نور خدا کی
سہانی ہے بن وا پہ جبر و رضا کی ! ۔ سبھی سکھیاں وا پہ سکو تج میں گوائیاں
بہت سے ہیں وا سے کبھی دل کے دوارے ۔ جو رین دو نی موجیں کوثر کی بارے
مسافر تھکے ہارے وا کے کنارے ۔ لگی وا اپنی تن من کی ساری بجھیاں
دوارے پہ دل کے جو دکھیاری جاوے ۔ مٹے درد دکھ سکھ ملے چین پاوے !
مرادوں سے دامن بھرے گھر کو آوے ۔ سکھی وا کے دوارے پہ دولت لٹیاں

در فرقت تو دایم وارد گلہ نسمت — مغموم و غم اندوزی محزون دل افگاری
نالم ز اشک خود نازم بہ خوش انجامی — گستہ دل من ساغر پیمانہ میخواری

غزل

رسول کا ہے مدینہ میں گھر زمین کے تلے — خدا یہ کیسی ہے شام و سحر زمین کے تلے!
زمین پہ رکھکے قدم مارنا تکبر ہے — غروب ہوتے ہیں شمس و قمر زمین کے تلے
زمین کو پست نہ سمجھو یہ سب سے اعلی ہے — ہیں سارے خورد و کلان مرد و زن زمین کے تلے
ہمیشہ رہتے تھے عطر و گلاب کی بو میں — انہیں کا کھا گئی مٹی بدن زمین کے تلے
نہ تخت شاہی رہا اور نہ سر پہ تاج رہا — گدا سے سوتے ہیں پہنے کفن زمین کے تلے
زمین بلند ہے رتبہ میں عرش اعلی سے — حضور سوتے ہیں خیر البشر زمین کے تلے
ولی نبی و علیؓ فاطمہؓ حسینؓ و حسنؓ — یہ کیا سبب جو گئے سیم و تن زمین کے تلے
حسین قتل ہوئے کربلا کے میدان میں — الٹ کے کیوں نہ گرے آسمان زمین کے تلے

غزل

کہ حسین ہیں لیے جان جہان سب سے سوا ہو — جب جان کے خواہاں ہو تو کیا خاک وفا ہو
سینے جو کہا وصل کی اک بات ٹھہر جب — فرمایا کہ مرجاؤ اگر تم کو مزا ہو!
اے جان کوئی تم سا نہیں دنیا میں ستمگر — سیلے دین ہو بے مہر ہو بدخو ہو بلا ہو
یہ مان لیا آپ کی عادت ہی تغافل — اے جان مگر وعدہ دیدار وفا ہو
صادق جو تمنا ہے تمہیں باغ جنان کی — تو ذکر ہو اللہ کا اور یاد خدا ہو

غزل

ملکے بیخود ہوئے گر کمند ابان جمال — طور روا سلے یہ ستم اور اسپہ پریشان جمال
تیرے دم ہی جہاں میں زندگی حسن و عشق — تو ہے میری جان تیرا حسن ہی جان جمال
ہوں وہ پروانہ جو کہ چاہتا ہی تلاش شمع میں — وہ نظر ہوں جس کو کہتے ہیں پریشان جمال
حسن در پردہ نے کتنے حشر برپا کر دیے — باہر اگر دیکھتے پردہ نشینان جمال
خلد میں کیا جائیگا دل سے محبت کا لگاؤ — میرا دست شوق ہوگا اور دامان جمال
از سر نو حسن قاتل کی بہاریں لوٹنے — پھول کلیان بنکے نکلی ہیں شہیدان جمال
ساغر ان کیواسطے اچھی سے اچھی جائیگی — ایسی ویسی کیا پہنینگے یہ گدایان جمال

تیرے دم سے ہے جہان مین زندگی حسن و عشق
تو ہے میری جان تیرا حسن ہے جان جمال

ہون وہ پروانہ جو پھرتا ہے تلاش شمع مین
وہ نظر ہون جسکو کہتے ہین پریشان جمال

حسن در پردہ نے کتنے حشر برپا کر دئے
باہر آکر دیکھئے پردہ نشینان جمال

خلد مین کیا جائیگا دل سے محبت کا لگاؤ
میرا دستہ شوق ہوگا اور دامان جمال

از سر نو حسن قاتل کی بہارین لوٹئے
پھول کلیان بنکے نکلی ہین شہیدان جمال

ساغران کیواسطے اچھی سے اچھی جائیگی
ایسی ویسی کیا پئینگے میگساران جمال

غزل

لیا جام فدا نے شراب کرکے مجھے
چلا گیا مزا ساقی کباب کرکے مجھے

غرض یہ تھی کہ اٹھے درمیان سے پردہ شرم
وہ بے نقاب ہوے بے حجاب کرکے مجھے

خرابی دل غمگین کا پوچھتے ہین سبب
غم فراق مین خود ہی خراب کرکے مجھے

میان مجمع عشاق اس ستمگر نے
کئے ہین ظلم بہت انتخاب کرکے مجھے

فدا ہین اس پہ ہوا جو نظر نہین آتا
یہ عشق کس نے دیا انتخاب کرکے مجھے

ہے شوق پردہ یہان تک میرے پری رو کو
دکھائی شکل مگر محو خواب کرکے مجھے

غزل

سرخی نہ صرف دامن قاتل ہین رہ گئی
خنجر کی نوک بھی دل بسمل مین رہ گئی

لب تک بھی اسکی نہ میری آہ ضعف سے
جب یہ غریب دل سے اٹھی دل مین رہ گئی

اس درجہ مختصر ہوئی میری شب وصال
آخر سمٹ سمٹ کر ترے تل مین رہ گئی

لیلی کے بعد اب کوئی آتا نہین نظر
مجنون کی آنکھ پردہ محمل مین رہ گئی

وہ کہا کرین کہ قتل کو خنجر نہ اٹھا سکا
مین کیا کرون کہ دل کی ہوس دل مین رہ گئی

منہ لگاتا نہین وہ خود ہی اداؤن کا
خیر آبرو تو غیر کی محفل مین رہ گئی

غزل

لے اڑے پہلے تو دل پیار کی باتین کرکے
اب خبر لیتے ہین ظالم جور زمانے بھر کے

ہم بھی اللہ سے لوہے کا کلیجہ لاتے
یہ خبر کیا تھی کہ ہوجائینگے بت پتھر کے

ہے فدائی ترا اس دل پہ فدا ہو جاؤن
تجھپہ قربان ہے قربان ہین اپنے سر کے

باغ عالم مین نہین حسن کے پھولونگی کمی
جس طرف جائیے لے آئیے جھولی بھر کے

رووت روودت حیا نگشت صبح سے ہو گئی شام رے
ورس دکہاد سپنہ مین آکے طیبہ نگر کے شیام رے
کام کرون سن اب کے سکہی ری ان تنہ ہین آرام
لٹ پٹ پلکیاں سرنگین انکھیان اور محمد نام رے
مین بہی برابر ہون گگن بھی برسے ہین سارے نگر مین کام
شایق دلکے داکی کرم بہروی بہول سگئے انجام رے

غزل

کوئی کیا جانے جو عالم عاشق کامل کا ہے
اُسکو آسان ہے وہی جو کام یان مشکل کا ہے
کیا کوئی سمجھے کہ کیا عالم دل بسمل کا ہے
زیر خنجر سر جھکا دو مشورہ یہ دل کا ہے
دیکھہ ہی لین آج کتنا حوصلہ قاتل کا ہے

ترک کی خود آپنے رسم محبت جان کر
پھیر لی یون آپنے چشم مروت جانکر
عاشق شوریدہ پابند حسن جان کر
یا دل سے ملتے ہو ناحق بے حقیقت جانکر
خاک کا ذرہ نہین ٹکڑا ہمارے دل کا ہے

اُن سپکتے آبلوں کو پھوڑ ہی دینا پڑا
دل کے ٹکڑے جمع کر کے جوڑ ہی دینا پڑا
مجھکو عہد وا د خواہی توڑ ہی دینا پڑا
حشر کے دن مجھکو دامن چھوڑ ہی دینا پڑا
دیکھہ کر اتنا کہ منہ اترا ہوا قاتل کا ہے

جس طرح وحشت کرے خاک کربلا کا ادب
جس طرح عظمت کرے یوسف کی دلدار کا ادب
ہر مسلمان پر ہے واجب جیسے قرآن کا ادب
اہل دل کو چاہئے گو غریبان کا ادب
یہ بھی اک ٹکڑا زمین کوچہ قاتل کا ہے

اتنی جلدی کیا ہے فرط شوق ہی وحشی بن
کہیل جاتا جان پر ہے اہل ہمت کا چلن
دیکھہ چھینٹے ہین قوی ہے اب عزیزان وطن
سیل مین غسل کر لین باندھ لین سر کفن
تصدر آج اے دل مضمم کوچہ قاتل کا ہے

غزل

تری تصویر مین یہ بات بھی تجھسے نرالی ہے
کہ جتنا چاہو لیٹا لو نہ جہڑکی ہے نہ گالی ہے
تمہاری شوخیون نے ہاتھہ مین تیغ جفا لی ہے
ادا جو ہے مری جان وہ زمانے سے نرالی ہے

رقابت نے مو کے گل مین ایسی پھوٹ ڈالی ہے
جدا پتے سے پتہ ہے الگ ڈالی سے ڈالی ہے

وہ تیرہ بہلی سی رنگت ہے نہ وہ چہرہ پہ لالی ہے
یہ کس کے عشق مین تمنے خزین صورت بنالی ہے

جو زلفین آئین چہرہ پر تو جھلا کی کہا مت بھی
بڑی منہ چوسنے والی بلائین لینے والی ہے

غزل

حشر برپا ہو تو وہ بھی یا خدا پردے مین ہو
وہ پشیماں ہو اگر رو رہ جزا پردے مین ہو

وہ بہری محفل مین رسوا ہو نہ سب کے سامنے
میرا اس کا فیصلہ سب سے جدا پردے مین ہو

پردے پردے مین کیا ہے اپنے خون آرزو
خون بہا کے واسطے دار القضا پردے مین ہو

ہو چکی تشہیر الفت ہو چکین رسوائیان
اب گلے لگجاؤ تم بیفائدہ پردے مین ہو

پڑ رہی ہین بیطرح تم پر نگاہین غیر کی
بیٹھ جاؤ میری آنکھوں مین ذرا پردے مین ہو

ذرے ذرے مین تمہارا نور ہے جلوہ فگن
جب یہ شوق خود نمائی ہے تو کیا پردے مین ہو

نادر نادار کی یارب یہی ہے التجا
اس بت پردہ نشین سے سامنا پردے مین ہو

غزل

بسیار نظر کردم در کعبہ و بتخانہ
در دیدہ نمی آید جز جلوۂ جانانہ

بر سنگ در ساقی صد بار زنم سجدہ
این ست نماز من بر مشرب رندانہ

در حجرۂ میخانہ صد بار وضو کردم
با پیر مغان بادم تعلیم مریدانہ

در ملت خود دانم هر مشرب بیهودہ
با زاہد زندیقم با شیخ نہ یارانہ

هر دم سے وحدت یکجام نہ پندارم
ساقی چہ شود مارا یک جرعہ پیمانہ

چیزیکہ نظر آید در شے تو از ظاہر
یک ذرہ نمی بینم در صورت بیگانہ

غزل

ہزار پردہ نشین بن کے اپنے گھر مین رہے
نہ چھپ سکے وہ نظر سے مری نظر مین رہے

کسی کا جلوہ عارض اگر نظر مین رہے
نہ نہیں دل مین باقی تڑپ جگہ مین رہے

پلا دو تیغ کا پانی جو اپنے ہاتھ سے تم
کبھی نہ شورش فرقت مرے جگر مین رہے

تمہارے ناوک مژگان کے وہی ترکش تھے
کبھی یہ دل مین رہے اور کبھی جگر مین رہے

یہی کرینگے منور ہماری تربت کو
جو بعد مرنیکے داغ جگر جگر مین رہے

مسدس

آہستہ برگ گل بفشاں بر مزار ما	بس نازک است شیشۂ دل در کنار ما
اک دن جو سوئے گور غریباں ہوا گذر	کچھ ڈھیر ٹوٹی قبروں کے آئے مجھے نظر
چادر چڑھائی اشکوں کی میں نے بچشم تر	آئی صدا کسی کی کہ لے میرے نوحہ گر
آہستہ برگ گل بفشاں بر مزار ما	بس نازک است شیشۂ دل در کنار ما
سینہ میں داغ دل میں خلش جسم ہے فگار	اتنے ستم اٹھائے کہ جن کا نہیں شمار
شبنم بھی میرے حال پہ روتی ہے زار زار	برسائے آکے پھول جو لے ابر نو بہار
آہستہ برگ گل بفشاں بر مزار ما	بس نازک است شیشۂ دل در کنار ما
دیکھا تو اک شہید وفا کی وہ قبر تھی	مثل عروس عطر حنا میں بسی ہوئی
برسے تھے یاس و حسرت و ارماں و بیکسی	آتی تھی بار بار وہاں سے صدا یہی
آہستہ برگ گل بفشاں بر مزار ما	بس نازک است شیشۂ دل در کنار ما
وہ دن گئے کہ تھا کوئی اگلر دگلے کا ہار	اب کیا غرض گذر گئی وہ فصل وہ بہار
پھولوں کا ڈالنا بھی لحد پر ہے اب تو بار	آیا ہے فاتحہ کو تو ہاں دیکھ ہوشیار
آہستہ برگ گل بفشاں بر مزار ما	بس نازک است شیشۂ دل در کنار ما
زخم جگر پہ ہاتھ ہے اب تک دھرا ہوا	باطن لہو ہے تیرے ظلم کا پردہ ڈھکا ہوا
یوں جس کو دیکھ دیکھ کے تو خود نما ہوا	دل کا وہ آئینہ ہے بغل میں دبا ہوا
آہستہ برگ گل بفشاں بر مزار ما	بس نازک است شیشۂ دل در کنار ما
اس آئینہ میں دیکھ کہیں بال پڑ نہ جائے	بخیہ ہمارے زخم جگر کا ادھڑ نہ جائے
برچھی نگاہِ ناز کی سینہ میں گڑ نہ جائے	لے جلد باز بات بنی ہے بگڑ نہ جائے
آہستہ برگ گل بفشاں بر مزار ما	بس نازک است شیشۂ دل در کنار ما
اب تک وہی جلوہ ہے دل دردناک میں	ہیں آبلے گوشۂ انگور تاک میں
ماتم کے کچھ نشاں ہیں گریبان چاک میں	صد حسرتا یوں ملے میرے ارماں خاک میں
آہستہ برگ گل بفشاں بر مزار ما	بس نازک است شیشۂ دل در کنار ما
دل میرے ساتھیوں سے لحد میں گرا ہوا	انگشتری میں جیسے نگینہ جڑا ہوا
برسوں سے اس امید میں ہوں پڑا ہوا	کیا سر چڑھا ہے قبر پہ لے گل کھڑا ہوا

آہستہ برگ گل بنفشاں بر مزار ما

آئے جو تو لحد پہ تو بس اور کیا کہوں
پھر اپنے ہاتھ باندھ کے چپکے سے یوں کہوں
آہستہ برگ گل بنفشاں بر مزار ما

پورا ہوا نہ گلشن عالم میں مدعا
کہائی نہیں سنے اس چمنستاں کی ہوا
آہستہ برگ گل بنفشاں بر مزار ما

مٹی میں مل گیا وہ جوانی وہ سب غرور
آئے جو فاتحہ کو کسی دن وہ رشک حور
آہستہ برگ گل بنفشاں بر مزار ما

روشن ہے قبر داغ جگر کا وہ نور ہے
یوں بھول جائے تو تو مروت سے دور ہے
آہستہ برگ گل بنفشاں بر مزار ما

ٹوٹی سی ایک قبر میں سوں ہوں شکستہ حال
باقی جو کچھ رہی ہو کدورت وہ دے نکال
آہستہ برگ گل بنفشاں بر مزار ما

بس نازک است شیشۂ دل در کنار ما

اٹھ کر بعد ادب ترے قدموں کو چوم لوں
ہوں تشنہ لب شراب محبت میں چور ہوں
بس نازک است شیشۂ دل در کنار ما

وہ غنچہ ہوں کہ کھلتے ہی مرجھا کے رہ گیا
لائے جو میری قبر پہ کچھ پھول اے صبا
بس نازک است شیشۂ دل در کنار ما

اب چاند سی وہ چہرہ کہاں اور کہاں وہ نور
کہنا کہ جسم ہے مرا تم نے چور چور
بس نازک است شیشۂ دل در کنار ما

مری لحد میں سب کے لئے آغوش رہے
آ فاتحہ کو شوق سے پر یہ ضرور رہے
بس نازک است شیشۂ دل در کنار ما

مرنے کے بعد مجھ سے نہ رکھ دل میں تو ملال
جانے دے پچھلی باتوں پر ابجان خاک ڈال
بس نازک است شیشۂ دل در کنار ما

مولود شریف کتب غزلیات جدید

مولود شریف	قیمت
مولود غلام امام شہید	۵/
مولود سعدی	۳/
مولود سعیدی	۳/
مولود شریف جدید	۴/
بہار خلد مظہر نور	۴/
زیور ایمان۔ خاص عورتونکے پڑھنے کا مولود ہے نہایت فصیح او سلیس عبارت میں ہے	۸/
میلا اجمیری	۳/
گلزار نقی حصص چار	۳/
گلدستہ عطار چار حصص	۴/
بہشتی زیور کامل گیارہ حصے	۲/
میلاد شریف اکبر وارثی	۱۲/
صبر کا پہل یعنی ذکر حضرت ایوب علیہ السلام چار آنہ	۴/
داستان یوسف نظم و نثر	۲/
روایت بلال معہ حکایت	
فرعون	۴/
معراج معلے یعنی مباحثہ زمین و آسمان معہ معراج نامہ	۳/

غزلیات جدید	قیمت
رنگیلی جوگن	۱/
نرالی جوگن	۱/
مستانی جوگن	۱/
مستانہ جوگی	۱/
انوکھی جوگن	۱/
چلبلا معشوق	۱/
چنچل معشوق	۱/
نرالا معشوق	۱/
انوکھا معشوق	۱/
بہار داغ	۱/
چہکی بلبل	۱/
مجموعہ قوالی	۱/
کلام داغ	۱/
شان خواجہ	۱/
فراق خواجہ	۱/
فراق صابر	۱/
غزلیات اکبر	۱/
غزلیات آتشتر	۱/
بوسہ صنم	۱/
بزم سخن	۱/
دیوان بانو	۱/

اصلی زہر عشق
با تصویر

یہ وہ زہر عشق ہے جو ایک مدت سے آپکو اسکی تلاش بفضل خدا چھپکر تیار ہو گئی ہے حصہ اول ۵/

فریب عشق حصہ دوم	۴/
بہار عشق حصہ سوم	۴/
لذت عشق حصہ چہارم	۴/
خنجر عشق حصہ چہارم	۴/

زہر عشق کامل یعنی پانچون حصے یکجا کے خریدار کو صرف ایک روپیہ عہ

نوٹ ان کتابونکے علاوہ ہمارے کتب خانہ مین ہر قسم کی کتابین موجود ہین۔ اور تاجران کتب کو با جرانہ نرخ سے بکفایت روانہ کیجاتی ہین۔ تاجران صاحبان ایک مرتبہ ہمارے یہان سے ضرور خرید فرمائین۔

ملنے کا پتہ کتب خانہ قدیر اینڈ کو گلکہ گر لدھیانہ سے ملے